رضاعت-قرآن وحدیث اور میڈیکل سائنس کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ
شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

امام راغب اصفہانیؒ کے مطابق رضاعاً اور رضاعۃ کا مطلب ہے بچے کا دودھ پینا' رَاضِعَتَانِ بچے کے اگلے دو دانت جن کے ذریعے وہ ماں کی چھاتی سے دودھ چوستا ہے اور ارضاع کے معنی دودھ پلانے کے ہیں(۱) فقہی اصطلاح میں رضاعت سے مراد وہ دودھ پینا ہے جس کی بنا پر رشتہ داروں کا باہمی نکاح ناجائز ہو جاتا ہے(۲) اور بچے کو اس کی ماں کے علاوہ اگر کسی نے دودھ پلایا تو یہ عورت مرضعہ اور بچہ رضیع ہے-امام احمد بن محمود نسفی نے کنز الدقائق میں رضاعت کی تعریف یوں کی ہے:

''رضاعت اس کو کہتے ہیں کہ شیر خوار بچہ ایک خاص مدت میں کسی عورت کی چھاتی سے دودھ پیئے اور اس کے سبب وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کے سبب سے حرام ہوتے ہیں''(۳)

قرآن مجید میں رضاعت کے مختلف احکام کی تفصیل یوں مذکور ہے:

''وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ ط وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَہٗ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط لَاتُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَھَا لَاتُضَآرَّ وَالِدَۃٌ م بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّہٗ بِوَلَدِہٖ وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْھُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا ط وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَکُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ''۝(۴)

(اور مائیں اپنی اولاد (بچوں) کو پورے دو سال دودھ پلائیں-(یہ) اس کیلئے ہے جو دودھ کی مدت پورا کرنا چاہتا ہے' اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ حسب دستور ان ماؤں کا کھانا اور لباس ہے-کسی شخص کو تکلیف نہیں دی جاتی مگر اس کی حیثیت کے مطابق ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور اولاد والے (باپ) کو اس کی اولاد سے (یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچے کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو) اور جو باپ کا قائم مقام (وارث) سے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے- پھر اگر (ماں باپ)

دونوں اپنی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان (دونوں) پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ (دائیوں سے) اپنے بچے کو دودھ پلاؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرایا تھا' بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور (خوب) جان لو کہ یقیناً اللہ (تعالیٰ) تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

قرآن پاک میں چند اور مقامات پر بھی رضاعت کی مدت' اجرت اور اس کے باعث حرمت نکاح ہونے کا ذکر آیا ہے۔ یہ آیات اور احادیث رسول ﷺ رضاعت کے بارے میں فقہی احکام کی بنیاد ہے یہاں ایسی تمام آیات نقل کی جارہی ہیں تا کہ رضاعت سے متعلق قرآنی احکام کی تفہیم ممکن ہو سکے۔

''وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ''(۵)

(اور ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیا کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کے باوجود اسے شکم میں اٹھائے رکھا ہے اور اس کا دودھ چھوٹنے میں دو سال لگے)

''وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ط حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ط وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا''(۶)

(اور ہم نے حکم دیا ہے کہ انسان کو کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس کو اس کی ماں نے بڑی مشقت سے (اپنے شکم میں) اٹھائے رکھا اور بڑی تکلیف سے اس کو جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے تک تیس مہینے لگ گئے)

مطلقہ اور دودھ پلانے والی یا رضاعی ماں کی اجرت سے متعلق قرآنی حکم کا اس آیت سے استنباط کیا جاتا ہے:

''فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ وَّاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰى''(۷)

(پھر اگر وہ (بچے کو) دودھ پلائیں تمہاری خاطر تو تم انہیں ان کی اجرت دو اور (اجرت کے بارے میں) آپس میں دستور کے مطابق مشورہ کرو اور اگر تم آپس میں طے نہ کر سکو تو اسے کوئی دوسرا دودھ پلائے)

رضاعت کے باعث حرمتِ نکاح قرآن پاک میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

''حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ..............وَاُمَّھٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ''(۸)

تم پر حرام کردی گئیں...............تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری بہنیں)

آیات مبارکہ میں رضاعت کے حوالے سے درج ذیل امور بیان کیے گئے ہیں-

۱- رضاعت کی مدت

۲- ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کا دودھ پلانا

۳- مطلقہ ماں کی رضاعت

۴- رضاعت کی اجرت

۵- رضاعت کے باعث حرمتِ نکاح

مدت رضاعت

قرآن پاک میں یہ ارشاد ہوا کہ مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں-یعنی جو رضاعت کا دورانیہ مکمل کرنا چاہیں وہ دو برس تک اپنے بچوں کو دودھ پلاسکتی ہیں-حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا جب آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تھا کہ دودھ پینے کی مدت میں انتقال کر گئے ہیں اور انہیں دودھ پلانے والی جنت میں مقرر ہے-حضرت ابراہیمؓ کی عمر اس وقت ایک سال دس مہینے تھی (۹) دارقطنی میں ایک حدیث دو سال کی مدت کے بعد کی رضاعت معتبر نہ ہونے کی ہے-حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لارضاع الافی الحولین''(۱۰)

(کوئی رضاع معتبر نہیں سوائے اس رضاعت کے جو دو سال میں ہو)

رضاعت کی مدت امام اعظمؒ کے قول کے مطابق تیس ماہ ہے یعنی بچہ ڈھائی برس کے تمام ہونے تک جس کا دودھ پیے وہ اس کی مرضعہ ماں ہے اور صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) نے فرمایا کہ رضاعت کی مدت دو برس ہے-(۱۱) امام شافعیؒ کے نزدیک بھی رضاعت کی مدت دو برس ہے (۱۲) مولانا وحید الزمان نے لکھا ہے ''ائمہ اربعہ اور اکثر علماء کے نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ڈھائی برس کے بعد اور زفرؒ کے نزدیک تین برس کے بعد (۱۳) بعض خواتین نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ لڑکی اور لڑکے کی مدت رضاعت مختلف ہے-اس کی کوئی حقیقت نہیں-مولانا امجد علی نے بہار شریعت میں اس کا رد کیا ہے-مدت رضاعت کے سلسلے میں وہ رقم طراز ہیں:

''بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے۔اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی۔بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں، صحیح نہیں ہے۔یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کیلئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے''(۱۴)

رضاعت کی زیادہ سے زیادہ مدت دو برس ہی ہے۔امام ابوحنیفہؒ نے احتیاط برتتے ہوئے مزید چھ ماہ کو شامل کیا ہے۔اس سلسلہ میں مفتی محمد شفیعؒ نے معارف القرآن میں لکھا ہے:

''جمہور حنفیہ کے نزدیک اگر بچہ کمزور ہو، ماں کے دودھ کے سوا کوئی غذا دوسال تک بھی نہ لیتا ہو تو مزید چھ ماہ دودھ پلانے کی اجازت ہے''(۱۵)

قرآن پاک کے مطابق اگر والدین چاہیں تو دو برس سے قبل باہمی رضا اور مشاورت سے بچے کا دودھ چھڑا سکتے ہیں اور اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں۔رضاعت کی زیادہ سے زیادہ مدت متعین ہے کہ دوسال تک دودھ پلایا جاسکتا ہے۔کم سے کم مدت کچھ متعین نہیں۔بعض عورتوں کے دودھ ہوتا ہی نہیں، بعض کا دودھ چند مہینوں میں خشک ہو جاتا ہے، بعض بچے ماں کا دودھ زیادہ نہیں پیتے یا ان کو مضر ہوتا ہے تو دوسرا دودھ پلانا پڑتا ہے(۱۶) دو برس سے قبل دودھ چھڑانے کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے بقول بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جو دوسال سے پہلے اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ٹھوس غذا کھا سکیں اور ماں کے دودھ سے بے نیاز ہو جائیں۔(۱۷) اعداد و شمار سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک فی صد عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو باوجود کوشش کے تین چار مہینوں سے زیادہ اپنے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتیں اور تقریباً پانچ فی صد ایسی ہوتی ہیں جو چھ مہینوں سے زیادہ دودھ نہیں پلا سکتیں (۱۸) اسی لئے دو برس سے قبل دودھ چھڑانے کی اجازت دی گئی ہے۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب کسی عورت کو نو مہینے میں بچہ ہو تو اس کی دودھ پلائی کی مدت اکیس ماہ کافی ہے اور سات مہینے میں ہو تو مدت رضاعت تئیس ماہ اور جب چھ ماہ میں بچہ ہو تو مدت رضاعت دوسال کامل ہے۔اس لئے اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔(۱۹)

ظہور اسلام سے قبل مشرق وسطی کے معاشروں میں ماں کے دودھ پلانے کا عرصہ چار سے پانچ برس تک ہوا کرتا تھا۔(۲۰) دوسال کے بعد دودھ پلانا عموماً بچہ کو نقصان دیتا ہے۔یہ نقصان جسمانی یا دماغی ہوسکتا ہے۔اسی لئے قرآن مجید نے ماؤں کو حکم دیا ہے کہ وہ دو برس تک اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔اس کے بعد دودھ پلانا مناسب نہیں۔حضرت علقمہ نے ایک عورت کو دوسال سے بڑے بچے کو دودھ پلاتے ہوئے دیکھ کر منع فرمایا۔(۲۱)

ماں کا اپنے بچے کو دودھ پلانا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف اعضاء عطا کیے ہیں تا کہ ان سے مختلف امور سرانجام دیے جا سکیں۔ خالق انس وجاں نے ماں کی چھاتی میں اس کے بچے کی خوراک کا بندوبست فرما دیا ہے۔ اس لئے فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ ماں اپنے بچے کو خود دودھ پلائے اور بغیر کسی مجبوری کے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نعمت سے محروم نہ کرے۔ ماں پر بچے کا حق ہے کہ وہ بچے کو خود دودھ پلائے۔ ماں کے اسی احسان کو یاد دلا کر قرآن پاک اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ ثریا بتول علوی کے مطابق ماں اس خوشگوار دینی فریضہ کو انجام دے کر ایک طرف روحانی سکون و اطمینان حاصل کرتی ہے تو دوسری طرف اپنے دودھ کے ایک ایک قطرے کے ساتھ توحید کا سبق، رسول اللہ ﷺ کی محبت اور دین سے غیر معمولی لگاؤ بھی اس کی رگ رگ میں اتارنے کی کوشش کرتی ہے۔ (۲۲) مولانا مفتی محمد شفیعؒ کے نزدیک ماں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے۔ مفتی صاحب موصوف اس سلسلہ میں اپنی تفسیر معارف القرآن میں رقم طراز ہیں ''دودھ پلانا دیانۃً ماں کے ذمہ واجب ہے۔ بلا عذر کسی ضد یا ناراضگی کے سبب دودھ نہ پلائے تو گنہگار ہوگی اور دودھ پلانے پر وہ شوہر سے کوئی اجرت و معاوضہ نہیں لے سکتی جب تک وہ اس کے نکاح میں ہے کیونکہ وہ اس کا فرض ہے۔ (۲۳) لیکن رضاعت کے دوران جس طرح بچے کو دودھ پلانا اور اس کی جسمانی ضروریات کا خیال رکھنا بچے کی ماں کا فرض ہے اسی طرح باپ بچے اور اس کی ماں کے نفقہ یعنی اس کے کھانے پینے اور دیگر لوازم حیات کا ذمہ دار ہے۔ اس کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہے:

> ''جو عورتیں اپنے شوہروں کی رضا جوئی، اپنے بچوں کی رضاعت اور ان کی پرورش کا خیال رکھتی ہیں، یقیناً بڑے اجر کی مستحق ہیں'' (۲۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورتیں اونٹوں پر سوار ہوئیں (عربی عورتیں) ان میں سے سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں جو بچپن میں اولاد پر سب عورتوں سے زیادہ شفقت رکھتی ہیں اور شوہر کے مال کی سب عورتوں سے زیادہ نگہداشت رکھنے والی ہوتی ہیں (۲۵)

عرب کی خواتین بچے کی اپنے شکم میں نشوونما، ولادت، رضاعت اور پرورش کے بعد اس پر اپنے حق کا اظہار کرتی تھیں جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ ان ابنی ھذا کان بطنی لہ وعاءً وثدیی لہ سقاءً

وحجری له حواء"

(یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اس کا خلاف تھا اور میری چھاتی اس کے پینے کا برتن تھی اور میری گوداس کا گھر تھا-

اس کے بعد وہ عورت بولی "اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے- آپ ﷺ نے فرمایا "تو اس کی حقدار ہے جب تک کسی اور سے نکاح نہ کرے"(۲۶)

طبرانی نے حضرت انسؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جب اس کو دردزہ ہوتا ہے تو آسمان وزمین کے رہنے والوں کو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے اس کی خبر نہیں- پھر جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ اپنے پستانوں سے جو بچے کو دودھ پلاتی ہے تو اس کے دودھ کے ہر گھونٹ کے بدلے اس کو نیکی ملتی ہے اور اگر بچہ کے سبب اس کو اپنی رات کی نیند حرام کرنی پڑے تو اس کو اس صلے میں خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے برابر ثواب ملتا ہے-(۲۷)

علامہ ابوبکر علاء الدین الکاسانی (م ۵۸۷ھ) "بدائع الصنائع" میں ماں کے اپنے بچے کو دودھ پلانے یا نہ پلانے کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے:

"جہاں تک فتویٰ کا تعلق ہے تو فتویٰ یہی ہے کہ ماں بچے کو دودھ پلائے کیونکہ باری تعالیٰ جہاں "لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا" (کسی ماں کو تکلیف نہ پہنچائی جائے اس کے بچہ کے باعث) فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ "وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ" (اور نہ کسی باپ کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچے کے باعث) اس کا ایک معنی یہ ہے کہ ماں بچے کو باپ کی طرف نہ پھینک دے اور یہ نہ کہے کہ وہ دودھ نہیں پلائے گی کیونکہ اس طرح بچے کو تکلیف پہنچے گی اور جب بچے کو تکلیف پہنچے گی تو والد کو تکلیف پہنچے گی کیونکہ وہ اس کا لخت جگر ہے- دوسرے یہ کہ نکاح تو ایک سکون اور قرب کا عقد ہے اور یہ سکون وقرب اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میاں بیوی دونوں مصالح نکاح پر اکٹھے نہ ہوں اور ان مصالح نکاح میں سے ایک بچے کو دودھ پلانا بھی ہے- لہذا فتویٰ یہی ہے کہ ماں

بچے کو دودھ پلائے- ہاں اگر وہ دودھ پلانے سے انکار کرے تو بوجہ مذکورا سے مجبور بھی نہیں کیا جا سکتا- البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ملے تو پھر ماں کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ اب اگر اسے مجبور نہ کیا گیا تو بچہ ہلاک ہو جائے گا'' (۲۸)

لیکن اس جدید دور میں جب کہ مسلم خواتین کو ملازمت کے سلسلے میں (حتیٰ کہ بعض اوقات تعلیم حاصل کرنے کیلئے) گھنٹوں گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے اور وہ ایسا اپنے شوہروں کی مرضی سے کرتی ہیں- چونکہ جدید سائنس نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ بچوں کیلئے مصنوعی دودھ کے ایسے فارمولے سامنے آ گئے ہیں کہ جن کے ذریعے تیار کیے گئے دودھ کے استعمال سے بچے کی زندگی کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا- دوسری طرف قرآن پاک میں والدین کو باہمی رضا و مشاورت سے پوری مدتِ رضاعت سے قبل کسی وقت بھی دودھ چھڑانے کی اجازت دی گئی ہے- اس لئے اس دور میں کسی ماں کا مجبوری کے تحت دودھ چھڑانا کسی طرح غیر اسلامی فعل نہیں ہے بشرطیکہ ایسا کرنے سے بچے کی جان کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہو- مشہور ماہر حیاتیات مذہبی اسکالر ڈاکٹر منور احمد انیس نے قرآنی آیات سے یہی استنباط کیا ہے- اس سلسلے میں وہ رقم طراز ہیں:

The decree is that Muslim women should breast-feed their Children. However, it is not considered a religious obligation that women must fulfil. The Qur'an deems it desirable, provided the parents have a natural desire for it and adequate provisions are made available to the nursing mother. On the other hand the Qur'an make it clear that breast-feeding should, in no case, be a source of hardship for either parent.

(فتویٰ یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کو اپنے بچے کو دودھ پلانا چاہیے تاہم یہ مذہبی فریضہ نہیں ہے جو عورت کو پورا کرنا لازم ہے- قرآن کا فیصلہ ہے کہ ایسا کرنا چاہیے بشرطیکہ والدین کو اس کی فطری خواہش ہو اور دودھ پلانے والی ماں کو ضروریات پوری طرح دستیاب ہوں- دوسری طرف قرآن یہ واضح کرتا ہے کہ رضاعت والدین میں سے کسی کیلئے ضرر رساں نہیں ہونی چاہیے)

ڈاکٹر اسرار احمد مرد اور عورت کی ذمہ داریاں الگ الگ سمجھتے ہیں- وہ سائنسی انداز میں

بقائے ذات اور بقائے نوع کا ذمہ دار بالترتیب مرد اور عورت کو قرار دیتے ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران اس مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

''بیالوجی کے اعتبار سے ہر زندہ عنصر کو دو چیلنج درپیش ہیں۔ ایک تو اپنی ذات کی بقا ہے جس کیلئے اسے خوراک چاہیے' سر چھپانے کیلئے پناہ گاہ چاہیے' اسے تحفظ چاہیے۔ دوسرا چیلنج بقائے نوع کا ہے کہ اس کی نسل برقرار رہے' وہ آگے چلے' پھلے پھولے' بقائے نوع کا معاملہ آپ کو غیر ذی حیات میں نظر نہیں آئے گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی جو دو جنسیں بنائی ہیں' اس کی اصل حکمت کیا ہے؟ حکمت یہ ہے کہ ایک کام کیلئے زیادہ جسمانی طاقت' قوت ارادی اور اعتماد کی دولت مرد کو عطا کی ہے اور دوسرے کام میں زیادہ بڑا حصہ عورت کے ذمے لگایا گیا ہے۔ تخلیق کے عمل میں مرد کا حصہ بڑا قلیل ہے' باقی کوئی بوجھ فطرت نے مرد پر نہیں ڈالا۔ حمل کے دوران نو ماہ کی مشقت عورت ہی برداشت کرتی ہے۔ رضاعت کے دور میں عورت ہی دو سال تک بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ مغربی تہذیب کے رجحانات کے زیر اثر عورتیں دودھ پلانے سے کتراتی ہے۔ اب جدید میڈیسن نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عورتوں میں سینے کے سرطان کی بڑی وجہ یہی بن جاتی ہے۔ فطرت کے نظام میں آپ رکاوٹ ڈالیں گے تو وہ اپنا بدلہ خود لے لیتی ہے۔ انہی دو چیزوں کا ذکر سورہ لقمان میں آیا ہے۔ جہاں والدین کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے وہاں زیادہ حصہ ماں کا قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس نے بچے کو پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ پھر اس کو دو سال تک دودھ پلایا' اس عمل میں اس کے جسم کی توانائیاں خرچ ہو جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے پروڈکشن کی ذمہ داری اصلاً عورت پر ڈالی گئی ہے' مرد اس میں محض چند لمحوں کیلئے شریک ہوتا ہے'' (۳۰)

دایہ کی رضاعت

قرآن پاک میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر والدین چاہیں تو اپنے بچے کو کسی دایہ یا انا سے دودھ پلوا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اسے طے شدہ اجرت ادا کی جائے اور اگر پہلے کچھ مقرر نہ کیا گیا ہو تو اس زمانے اور علاقے کے رواج کے مطابق اجرت دی جائے۔ رضاعی ماں کا اس بچے پر بہت حق ہوتا ہے جس کو اس نے دودھ پلایا ہو۔ حجاج بن ابی حجاج اسلمی سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ''یا رسول اللہ ﷺ میرے ذمہ سے دودھ پینے کا حق کیونکر ادا ہو؟'' آپ ﷺ

نے فرمایا- ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی'' یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دے دیا تو اس کا حق ادا ہو گیا- (۳۱)

زمانہ قبل از اسلام سے اب تک شرفائے مکہ میں بچوں کیلئے بدوی انار کھنے کی رسم چلی آ رہی ہے- حضور نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں بھی عرب کے معززین میں رواج تھا کہ نومولود بچوں کو رضاعت اور پرورش کیلئے دیہاتی دائیوں کے حوالے کر دیا جاتا تھا تاکہ دیہات کے صاف ستھرے ماحول میں بہتر طور پر نشو و نما پا سکیں (۳۲) چنانچہ عربوں میں رضاعی ماں سے دودھ پلوانے کا رواج عام تھا ہمارے پیارے آقا و مولا ﷺ کو اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے علاوہ چند روز تک ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ نے اپنے لڑکے مسروح کے ساتھ دودھ پلایا تھا- پھر حضرت حلیمہ سعدیہؓ کو یہ سعادت نصیب ہوئی اور انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ بن حارث کے ساتھ حضور سید دو عالم ﷺ کو دودھ پلایا- (۳۳) اسی لئے آپ ﷺ ان دونوں رضاعی ماؤں کا انتہائی احترام کرتے تھے- اس کے علاوہ حضور نبی کریم ﷺ نے عمر بھر اپنی رضاعت کے دوران بنی سعد میں گزارے ہوئے وقت کو یاد رکھا اور جب کبھی موقع آیا تو اس کا اظہار بھی فرمایا- ابن سعد نے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم سب میں زیادہ فصیح میں ہوں اس لئے کہ میں قریش سے ہوں اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے'' (۳۴)

مطلقہ ماں کی رضاعت اور اجرت

اگر بچے کی ماں دودھ پلانے کی اجرت مانگتی ہے تو جب تک اس کے نکاح یا عدت کے اندر ہے' اجرت کے مطالبہ کا حق نہیں' یہاں اس کا نان نفقہ جو باپ کے ذمہ ہے وہی کافی ہے- مزید اجرت کا مطالبہ باپ کو ضرر پہنچانا ہے اور اگر طلاق کی عدت گزر چکی ہے اور نفقہ کی ذمہ داری ختم ہو چکی ہے' اب اگر یہ مطلقہ بیوی اپنے بچے کو دودھ پلانے کا معاوضہ باپ سے طلب کرتی ہے تو باپ کو دینا پڑے گا- کیونکہ اس کے خلاف کرنے میں ماں کو نقصان ہے- شرط یہ ہے کہ یہ معاوضہ اتنا ہی طلب کرے کہ جتنا کوئی دوسری عورت لیتی ہے- زائد کا مطالبہ کرے گی تو باپ کا حق ہو گا کہ اس کی بجائے کسی انا کا دودھ پلوائے- (۳۵)

رضاعت اور حرمت نکاح

قرآن مجید میں جہاں نسب کے باعث نکاح کیلئے حرام رشتوں کا ذکر ہے' وہاں رضاعی ماؤں اور بہنوں سے بھی نکاح کی حرمت مذکور ہے- احادیث مبارکہ میں بھی حرمت رضاعت کا ذکر

موجود ہے- امام بخاریؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''حرموا من الرضاعة مایحرم من النسب''(۳۶)

(رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں)

مسند امام اعظمؒ میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''حرم من الرضاع ماحرم من النسب قلیله و کثیره''(۳۷)

(دودھ کے رشتے سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کے رشتے سے' خواہ دودھ کم پیا ہو یا زیادہ)

سنن ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یحرم من الرضاعه مایحرم من الولادة''(۳۷)

(دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہے)

حضور سید المرسلین ﷺ کے ارشاد گرامی سے واضح ہو گیا کہ جن رشتوں سے نسب کی قرابت سے نکاح کرنا حرام ہے' رضاعت کے باعث بھی وہ رشتے حرام ہیں- لیکن یہاں فقہاء کرام نے دو مسائل پر مفصل بحث کی ہے:

اول: کتنی عمر تک دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے؟

دوم: کم از کم کتنی مقدار میں دودھ پینے سے رضاعت کو تسلیم کر لیا جاتا ہے-

گزشتہ صفحات میں اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ امام شافعیؒ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دو برس کے اندر دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک تیس ماہ یعنی اڑھائی برس کے اندر کسی عورت کا دودھ پینے سے وہ اس بچے کی رضاعی ماں قرار پاتی ہے- علامہ ابن کثیرؒ نے اس مسئلے پر مفصل گفتگو کی ہے اور ان تمام صحابہ کرامؓ تابعین اور ائمہؒ کے نام گنوائے ہیں جو دو برس کے بعد دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت کو تسلیم نہیں کرتے- اس سلسلہ میں وہ رقم طراز ہیں:

''یہ قول کہ دو سال کے بعد دودھ پلانے اور پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی' ان تمام حضرات کا ہے- حضرت علی' ابن عباس' حضرت ابن مسعود' حضرت جابر' حضرت ابو ہریرہ' حضرت ابن عمر' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھم' حضرت سعید بن المسیب' حضرت عطاء اور جمہور کا یہی مذہب ہے- امام شافعی' امام

احمدؒ امام اسحاق ' امام ثوری ' امام ابو یوسف ' امام محمدؒ امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے-

......امام ابوحنیفہ ڈھائی سال کی مدت بتاتے ہیں-زفرؒ کہتے ہیں کہ جب تک دودھ نہیں چھڑایا جاتا تو تین سال کی مدت ہوگی-امام اوزاعی سے بھی یہ روایت ہے کہ اگر کوئی بچہ دوسال سے پہلے چھوڑ دے یا چھڑالیا جائے ' پھر اسکے بعد کسی عورت کا دودھ پیے تو بھی حرمت ثابت نہ ہوگی'' (۳۹)

دو برس کے اندر ہی دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے-اس کے متعلق دارقطنی میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لا رضاع الا فی الحولین'' (۴۰)

(کوئی رضاع معتبر نہیں سوائے اس رضاعت کے جو دوسال میں ہو)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے:

''ما کان فی الحولین 'وان کان مصۃ واحدۃ 'فھو یحرم'' (۴۱)

(دو برس کے اندر بچہ اگر ایک دفعہ بھی دودھ چوسے تو رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ رضاعت وہی ہے جو دو برس کے اندر ہو' اس کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی (۴۲) حضرت علیؓ کا قول بھی اسی کے حق میں ہے-انہوں نے فرمایا:

''رضاعت کے دوسال ہیں' اس لئے جس نے دوسالوں کے درمیان دودھ پیا' اس کیلئے حرمت کے احکامات ثابت ہوں گے-اگر دودھ پلانا دوسالوں کے بعد ہوگا تو اس کیلئے احکامات ثابت نہیں ہوں گے'' (۴۳)

بیہقی اور ابن ابی شیبہؒ نے حضرت علیؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

''دودھ چھوڑنے کے بعد کوئی رضاعت نہیں'' (۴۴)

یہ مسئلہ کہ کس قدر دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے' بھی ایک اختلافی مسئلہ ہے-اختلاف کی نوعیت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بچہ کا ایک مرتبہ بھی دودھ پی لینا اور اس کے پیٹ میں اتر جانا حرمت کیلئے کافی ہے-یہ قول ہے حضرت علی و ابن مسعودؓ ابن عمرؓ ابن عباس' حسن بصری' سعید بن مسیّب' طاؤس' عطاء' مکحول' زہری' قتادہ وغیرہم کا-ابن المنذر نے کہا کہ اکثر فقہاء اسی پر متفق الرائے ہیں-امام شافعیؒ کے نزدیک ایک یا دوبار یا پانچ مرتبہ سے کم میں حرمت ثابت نہیں ہوتی-مذہب شافعیہ میں یہ حدیث عائشہؓ سے دلیل لائی جاتی ہے-

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں دس مرتبہ چوسنے کا حکم تھا تو اس میں پانچ دفعہ کا منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کا باقی رہا جو آخر وفات آنحضرت ﷺ تک باقی رہا (۴۵)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منسوب یہ حدیث بالکل وضعی ہے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ قرآن پاک کو جس طرح امت میں چھوڑ گئے اب تک اسی حالت میں موجود ہے اور ان انشاء اللہ قیامت تک اسی طرح ہر قسم کی آمیزش اور قطع و برید سے محفوظ رہے گا کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن''(۴۶)

کنز الدقائق میں بھی ہے کہ امام شافعیؒ حرمت کیلئے پانچ گھونٹ پینا شرط ٹھہراتے ہیں (۴۷) اگر شیر خوارگی کی عمر میں کوئی دو تین گھونٹ پی لے تو ان کے نزدیک یہ حرمت ثابت نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک گھونٹ سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ حضرت علیؓ کا فرمان ہے:

''رضاعت چاہے قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے''(۴۸)

ابراہیم بن عقبہ نے سعید بن المسیب سے رضاعت کے حکم کے متعلق پوچھا تو حضرت سعید نے کہا جو رضاعت دو برس کے اندر ہو اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔ اگر چہ ایک قطرہ ہو اور جو بعد دو برس کے ہو اس سے حرمت ثابت نہ ہو گی بلکہ وہ مثل اور کھانوں کے ہے۔ (۴۹)

ابو بکر رازیؒ نے کہا ہے کہ دودھ تھوڑا ہو یا بہت حرمت کو ثابت کرتا ہے جس طرح تھوڑا یا بہت کھا لینا افطار روزہ کا باعث ہے۔ (۵۰)

رضاعت اور جدید میڈیکل سائنس

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں کوئی عضو بیکار پیدا نہیں کیا۔ انسانی بدن کے تمام اعضاء اس کی اپنی زندگی کیلئے یا اپنی نسل کی بقا کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ پورا عضو تو درکنار اس کے کسی حصے کی مخصوص ساخت میں بھی کوئی نہ کوئی افادیت ضرور ہے۔ قدرت نے عورت کو تخلیقی صلاحیت ودیعت کی ہے۔ اس مقصد کیلئے ولادت سے قبل اور بعد کے کچھ عرصہ کیلئے بچے کی زندگی اور نشو ونما کیلئے اس کے جسم کو خاص اعضا عطا کیے گئے ہیں۔ رحم مادر میں بچہ اپنی تخلیق کے مراحل مکمل کرتا ہے اور ولادت کے بعد عورت کی چھاتی بچے کو غذا فراہم کرتی ہے۔ جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ ماں کا دودھ پینے سے ماں اور بچے دونوں کی صحت پر انتہائی خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں اور روز بروز اس کے بے مثال مزید فوائد آشکار ہو رہے ہیں۔ محمد علی البار نے اپنے ایک پیپر بعنوان'' Breast feeding and

Islamic teachings میں ماں کے دودھ پلانے سے اس کی اور اس کے بچے کی صحت پر مرتب ہونے والے مفید اثرات پر بحث کی ہے۔(۵۱)

بچے کے لیے ماں کے دودھ کے طبی فوائد

ماں کا دودھ بچوں کیلئے ایک مکمل غذا ہے، جس میں تمام ضروری اجزا اور مغذیات شامل ہوتے ہیں، مثلاً لحمیات، چکنائی، شکر، نمک، کیلشیم اور فاسفیٹ وغیرہ۔ لیکٹوز جو نوزائیدہ بچوں کی اہم ضرورت ہے، ماں کے دودھ میں زیادہ ہوتا ہے۔ ماں کے دودھ میں بہ کفایت حیاتین ہوتے ہیں، چنانچہ بچوں کو اضافی حیاتین دینے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ماں کے دودھ میں موجود فولاد بچوں کی آنتوں میں بخوبی جذب ہو جاتا ہے۔ اس لئے ماں کا دودھ پینے والے بچے قلت خون کے مرض میں بھی مبتلا نہیں ہوتے۔ ماں کے دودھ میں بہ کفایت پانی موجود ہوتا ہے جو گرم و خشک آب و ہوا میں بھی بچوں کی ضرورت آب پوری کرتا ہے۔ ماں کے دودھ میں ایک مخصوص خمیر ہوتا ہے جو چکنائی کو ہضم کرنے میں معاون ہے۔(۵۲) ماں کے دودھ کے علاوہ کسی دوسرے جانور کا دودھ یا ڈبے کا دودھ قدرت کی طرف سے بچے کیلئے پیدا کردہ شیر مادہ کا ہرگز نعم البدل نہیں ہوسکتا۔ جدید تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پروٹین اور شکریات کے علاوہ ماں کے دودھ کے ۲۰۔اجزا گائے کے دودھ سے مختلف ہوتے ہیں(۵۳)

کولاسٹرم بطور حفاظتی ٹیکہ

ماں کا دودھ بچے کیلئے دراصل حفاظتی ٹیکہ ہے۔ ولادت کے بعد نومولود جب جراثیم اور عفونتوں سے بھری ہوئی اس دنیا میں آتا ہے تو ان حالات میں بچے کیلئے نہایت مضبوط دفاع ماں کی چھاتی ہے۔ ولادت کے بعد دو تین دن تک ماں کی چھاتیوں سے نکلنے والے دودھ یا کیس (Colostrum) کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور یہ دودھ کی نسبت گاڑھا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کی مقدار قلیل ہوتی ہے، مگر یہ بچے کیلئے کافی ہے۔ اس کھیس میں دودھ کی نسبت زیادہ ضد اجسام (Antibodies) اور سفید جسیمات خون (White blood cells) ہوتے ہیں اور یہ بچے کیلئے پہلا حفاظتی ٹیکہ بن جاتے ہیں، جس کی وجہ سے بچہ بیکٹریا اور وائرس وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔

کولاسٹرم میں نشوونما کو فروغ دینے والے عوامل بھی ہوتے ہیں، جن سے بچے کی آنتوں کی نشوونما ہوتی ہے اور ان عوامل کے زیر اثر آنتیں دودھ کو بآسانی ہضم اور جذب کرسکتی ہیں، جبکہ غیر ہضم شدہ لحمیات جذب نہیں ہوتے۔ گائے کا دودھ یا دیگر غذائیں اس عمر میں آنتوں کو ضرر پہنچاتی ہیں اور الرجی کا باعث ہوتی ہیں۔ کولاسٹرم سے بچہ بعض غیر ضروری اجزا اجابت میں خارج کر دیتا ہے اور اس

طرح بچہ یرقان سے محفوظ رہتا ہے۔(۵۴)

انفیکشن کے خلاف مدافعت

بچوں کی کثیر تعداد پر تجربات سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ جو بچے ماں کے دودھ پر پلے ہوئے نہیں ہوتے' ان میں امراض کے خلاف قوت مدافعت بہت کم ہوتی ہے۔لیکن ماں کا دودھ پینے والے بچوں میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ بچے کیلئے ماں کا دودھ عفونت کے خلاف دفاع ہے۔ ماں کا دودھ نہایت صاف اور جراثیم سے پاک ہوتا ہے جو بچوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔اس میں دافع عفونت اجزا شامل ہوتے ہیں' مثلاً سفید جسیمات خون جو بیکٹر یا کو ہلاک کرتے ہیں۔اس کے علاوہ ضد اجسام ہوتی ہیں' جو بچے کی اس وقت تک حفاظت کرتی ہیں جب تک بچہ اپنے ضد اجسام خود بنانا شروع نہیں کر لیتا۔(۵۵) ماں کے دودھ کے اثر سے آنتوں میں مضر بیکٹر یا پیدا نہیں ہوتے اور اس طرح بچے اسہال کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتے۔ماں کا دودھ پینے والے بچوں کو سانس اور کان کی بیماریاں بھی کم ہوتی ہیں' کیونکہ اس دودھ سے الرجی نہیں ہوتی جو دوسرا دودھ بکری' گائے' بھینس وغیرہ پینے سے ہوتی ہے۔ماں کا دودھ پینے والے بچے دو تین سال کی عمر تک کم بیمار پڑتے ہیں اور امراض سے جلد شفا بھی پاتے ہیں۔(۵۶) محمد علی البار کی تحقیق یہ ہے:

Breast fed infants develop fewer gastrointestinal infection, respiratory illness and allergic reactions than do artificially fed Infants.(57)

ترکی کے ڈاکٹر ہلوک نور باقی کے مطابق شروع کے چھ مہینوں میں ماں کے دودھ میں ایسی اینٹی باڈیز (Anti bodies) پائی جاتی ہیں جو بچے کو چھوت چھات کی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔اس میں چیچک سے بچاؤ کی اینٹی باڈیز اس ماں کے دودھ میں بھی ہوتی ہیں جسے کبھی چیچک نہ ہوئی ہو(۵۸)

ماں کا دودھ اور ذہانت

ماں کا دودھ پینے والے بچے دوسرا دودھ پینے والے بچوں کی نسبت زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں شائع ہونے والی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق جن بچوں نے اپنی ماں کا دودھ نہیں پیا ہوتا' وہ سکول میں اکثر خاموش اور سہمے سہمے سے رہتے ہیں اور کم دوست بناتے ہیں۔تحقیق کے مطابق دماغی بیماری شیزوفرینیا کا شکار ہونے والے ۷۰ فیصد بچوں نے اپنی ماں کا دودھ نہیں پیا تھا۔اپنی ماں کا دودھ پینے والے بچوں کا اوسط آئی کیو ۱۱۰ اور گائے کا دودھ پینے والے بچوں کا اوسط آئی کیو ۱۰۰ نوٹ کیا گیا ہے۔(۵۹) دراصل ماں کے دودھ میں کچھ ایسے اجزا ہوتے ہیں جو بچے کی ذہنی نشوونما میں اہم

کردارادا کرتے ہیں۔

ماں کے دودھ کا درجہ حرارت

کسی بھی مادہ جانور کا دودھ دوہنے کے بعد فوراً جراثیموں کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور اسے استعمال کرنے سے قبل ابالنا ضروری ہوتا ہے۔ بعض جراثیم تو دودھ کو نقطہ کھولاؤ (Boiling point) تک ابالنے کے باوجود تلف نہیں ہوتے۔ اسی لئے آج کل پاسچرائزڈ ملک (Pasteurized Milk) کا رواج بڑھ رہا ہے۔ بچے کو ڈبوں کا دودھ پلانے کیلئے نپل اور بوتل کو گرام پانی سے دھونا پڑتا ہے اور دودھ کو پہلے گرم پانی میں بنا کر ڈھنڈا کرنا پڑتا ہے تاکہ بچہ پی سکے۔ اگر بچہ ماں کی چھاتی سے براہ راست دودھ حاصل کرے تو اس کا درجہ حرارت ماں کے جسمانی درجہ حرارت کے عین مطابق ہوتا ہے اور یہ انسان کیلئے طبی درجہ حرارت ہوتا ہے۔ (۶۰) ماں کے دودھ کا درجہ حرارت قدرت نے بچے کیلئے بالکل صحیح بنایا ہے۔ اوپر کا دودھ ہر دفعہ گرم یا ٹھنڈا کرنا پڑتا ہے لیکن اپنا دودھ پلانے والی ماں کو ایسا مسئلہ درپیش نہیں ہوتا۔ (۶۱)

بچے کی نشوونما اور صحت

ماں کا دودھ پینے والے بچوں کی نشوونما نارمل ہوتی ہے اور ان کی صحت اس نعمت سے محروم بچوں سے بہتر ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں اہل مغرب کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے:

The particular amino acid composition of human milk may accelerate and even increase cognitive development in the Infant.62

اعداد وشمار کے مجموعوں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اوپر کے دودھ پر پلے ہوئے بچوں کی جسمانی حالت بھی کمزور ہوتی ہے اور ان میں متعدی امراض سے اموات کی شرح بھی زیادہ ہوتی ہے بہ اعتبار ان بچوں کے جن کو ماں نے اپنا دودھ پلایا ہو۔ (۶۳)

شکم کے امراض سے حفاظت

نومولود بچوں میں پیٹ کے امراض بہت عام ہیں۔ دو برس تک بچوں میں دست اور اسہال بچے کے جسم میں پانی کی کمی اور کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔ ڈاکٹر سید سلیم کے مطابق ماں کا دودھ پینے والے بچے اسہال کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ (۶۴) ڈاکٹر مہ جبین شیخ کا کہنا ہے کہ اس کے دودھ سے بچے کی آنتوں میں تیزابیت بڑھانے والے جراثیم پیدا ہوتے ہیں جو بچے کو پیٹ اور انتوں کی بیماریوں سے بچاتے ہیں۔ (۶۵)

خون بنانے کے عمل میں عدم مداخلت

بیالوجی کے علم کے مطابق یہ اشد ضروری ہے کہ شروع کے چھ مہینوں میں ماں کا دودھ لازمی طور پر دیا جائے اس لئے کہ جگر' جو عام طور پر ہاضمہ کے افعال کا مرکز ہوتا ہے اس دور میں بچے کا خون بنانے میں مشغول ہوتا ہے اور اگر ابھی سے وہ نظام انہضام کی معاونت شروع کر دے تو خون بنانے کا فعل متاثر ہوگا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے لکھا ہے:

The liver is heavily loaded because it is producing blood and hence there is a need for milk. It takes about two full years for the liver to recede into the background as regards blood production. For this reason, suckling should last two years.(66)

ماں کا دودھ اور بچے کے دانت

ماں کا دودھ پینے والے بچے کے دانت جب نکلتے ہیں تو کیلشیم کی کمی کے نقص سے مبرا ہوتے ہیں۔ ماں کا دودھ نہ پینے سے دانت کمزور پیدا ہوتے ہیں اور ایسا انسان دانتوں کے بہت سے امراض کا شکار ہوتا ہے اور دانتوں کی بیماریاں مزید بیماریوں کے پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ (٦٧)

خطرناک امراض سے حفاظت

ماں کا دودھ پینے والے بچے اور اپنا دودھ پلانے والی مائیں دونوں فربہی سے نسبتاً محفوظ رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض سے جزوی تحفظ بھی حاصل ہوتا ہے۔ ان بچوں کو آئندہ عارضہ رگ دل' ذیابیطس اور بلند فشار خون کا احتمال کم ہوتا ہے کیونکہ ماں کے دودھ میں نمک بھی برائے نام ہے۔ (٦٨)

رضاعت کا نفسیاتی اثر

ماں کا دودھ پینے سے ماں اور بچے میں ربط و تعلق بڑھتا ہے' باہمی محبت پیدا ہوتی ہے' ولادت کے فوراً بعد کی ساعتیں اس تعلق کے قائم اور استوار کرنے میں نہایت اہم ہیں۔ ماں اور بچہ ایک دوسرے پر اپنی خوشبو' احساسات اور عکس مرتسم کرتے ہیں' جن کے اثرات تازندگی رہتے ہیں اور ہمیشہ کیلئے باقی رہنے والا مضبوط تعلق اور قربت قائم ہو جاتی ہے۔ ولادت کے وقت بچے کو ماں کے قریب لانے سے صحت افزا تعلق کی بنیاد پڑتی ہے' اس وقت بچے کی فطری جبلت اپنی حفاظت اور پرورش کیلئے بھی عروج پر ہوتی ہے۔ ماں کے دودھ کے علاوہ کوئی دوسرا دودھ پینے والے بچوں کو بھی یہ قربت حاصل

نہیں ہوسکتی کیونکہ بے جان بوتل کا دودھ تعلق نہیں، بلکہ مغایرت پیدا کرتا ہے۔(۶۹)

ماہرین نفسیات کے مطابق ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہے تو غیر محسوس لہریں دودھ کے ساتھ ساتھ منتقل ہوتی رہتی ہیں اور یہی لہریں بچے اور ماں کے درمیان محبت خلوص اور احترام کا باعث بنتی ہیں(۷۰) ڈاکٹر ہلوک نور باقی کے مطابق ماں کا دودھ پینے سے بچہ نفسیاتی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔انہوں نے اس سلسلے میں لکھا ہے:

Research on childhood mental disorders has shown that a person must suck for two years if his / her mental health is tobe robust.A study performed on a global scale has revealed that no child has mental problems in Indonesia and Phillipine,and the research committee has found that this amazing fact is due to the sense of security and tenderness imparted to the baby during two years of suckling in those countries.(71)

(بچپن کے زمانے کی ذہنی تکالیف اور بیماریوں سے متعلق تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر ایک بچہ دو سال تک اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے تو اس کی ذہنی صحت مضبوط ہوتی ہے۔پوری دنیا کی سطح پر مطالعہ نے ظاہر کیا ہے کہ انڈونیشیا اور فلپائن میں کوئی بچہ بھی ذہنی مرض کا شکار نہیں ہے اور تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے پتا چلایا ہے کہ اس حیرت انگیز حقیقت کا سبب ان ملکوں میں بچوں کو دو سال تک ماں کا دودھ پلانا ہے جس سے بچوں کو احساس تحفظ اور شفقت میسر آتی ہے۔)

حضرت امام جعفر صادقؒ کو اللہ تعالیٰ نے جن ظاہری و باطنی علوم سے نوازا تھا، ان میں ایک طب بھی ہے۔ان کے بعض اقوال انسانی جسم کی ساخت اور فزیالوجی کے متعلق بڑی اہم معلومات فراہم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ ان کے کچھ فرمودات انسانی نفسیات کے ایسے پہلوؤں کی نشاندھی کرتے ہیں جن کو انسان نے اس زمانے میں جدید تحقیق سے سمجھا ہے۔حضرت امام جعفرؒ نے شیر خوارگی کے دوران ماؤں کو ایک حکیمانہ نصیحت فرمائی ہے۔ان کا ارشاد ہے:

''اپنے شیر خوار بچوں کو اپنے بائیں جانب سلائیں''

فرانس کی کورنیل یونیورسٹی کے اسلامک اسٹڈیز سینٹر (اسٹراس برگ) نے اس نصیحت پر جب طویل تحقیق کی، تو یہ نتیجہ اخذ کیا کہ پیدائش کے بعد ابتدائی ایام میں جب نومولود ماں کی بائیں

جانب سوتا ہے تو اس کو دائیں جانب سونے کی نسبت زیادہ آرام ملتا ہے اور اگر اسے دائیں جانب سلایا جائے تو جلد ہی جاگ اٹھتا ہے اور بے چین ہو کر رونے لگتا ہے۔ مذکورہ تحقیقی مرکز کے محققین نے اپنی تحقیق کا دائرہ کار صرف سفید فام بچوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ انہوں نے سیاہ فام اور ریڈ انڈین بچوں پر بھی تحقیق کے ذریعے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔

اس تحقیقی مرکز نے ہولوگرافی کے ذریعے ماں کے پیٹ میں جنین کی تصویر لی تو انہوں نے دیکھا کہ ماں کے دل کی دھڑکن کی آوازوں کی لہریں جو تمام بدن میں پھیلتی ہیں' جنین کے کانوں تک پہنچتی ہیں۔ یوں بچہ ماں کے پیٹ میں ماں کے دل کی دھڑکنوں کو سننے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس طرح پیدائش سے قبل یہ عادت بچے میں اس قدر نفوذ کر جاتی ہے کہ بچہ پیدائش کے بعد اگر ان دھڑکنوں کو نہ سنے تو پریشان ہو جاتا ہے۔ جس وقت بچے کو ماں کی بائیں جانب سلایا جاتا ہے تو بچہ ان دھڑکنوں کو سن کر پرسکون رہتا ہے لیکن چونکہ دائیں جانب دل کی دھڑکنیں سنائی نہیں دیتیں اس لئے بچہ مضطرب ہو جاتا ہے۔

عام طور پر مائیں اپنے نومولود بچوں کو غیر ارادی طور پر اپنے بائیں جانب سلاتی ہیں۔ ماں کا دودھ پینے والا بچہ اور ماں دونوں راحت و مسرت محسوس کرتے ہیں۔ دودھ پلاتے وقت ماں کو موقع ملتا ہے کہ بچے کو پیار سے اٹھائے' غور سے دیکھے اور بچے کو زیادہ سے زیادہ سمجھ سکے۔ دونوں کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا ہے جائے گا۔ بچہ بھی ماں کی شفقت کو پہچانے گا اور دودھ پینے میں سکون محسوس کرے گا۔ (۷۳)

ڈاکٹر زید احمد علی' ڈاکٹر صادق ایچ حسین اور ڈاکٹر احمد ایچ سکر نے اپنے مقالہ بعنوان: Natural therapeutics of medicine in Islam میں شیر خوارگی کے دوران ماں اور بچے پیدا ہونے والے گہرے قرب کے متعلق لکھتا ہے:

One must not forget how close physical contact strengths the emotional relationship between the Mother and child.(74)

بعض تجربہ کار مائیں یہ کہا کرتی ہیں کہ ماں کا دودھ ترک کر دینے کے باعث بچے کی صحت پر برا اثر پڑنے کے علاوہ ایک یہ نقص بھی ہوتا ہے کہ ماں سے اس بچے کو کم لگاؤ ہوتا ہے اور وہ ماں کے اطوار سے کم حصہ پاتا ہے۔ (۷۵)

اردو کے معروف شاعر اکبرالہ آبادی نے طنزیہ انداز میں اس حقیقت کا اظہار کچھ

یوں کیا ہے:

طفل میں بو آئے کیا ماں باپ کے اطوار کی
دودھ تو ڈبے کا ہے تعلیم ہے سرکار کی

بچے کو دودھ پلانے کا ماں پر اثر

بچے کو اپنا دودھ پلانے سے ماں کی صحت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں- جو مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں وہ کئی قسم کے خطرات سے محفوظ رہتی ہیں اور دودھ نہ پلانے والی ماؤں کی نسبت جلد حمل وزچگی کے اثرات سے نجات حاصل کر لیتی ہیں-

دودھ پلانے سے ماں کا حیات نو حاصل کرنا

بچے کی ولادت کے بعد دودھ پلانے والی ماؤں کے آنول کا اخراج بآسانی ہوتا ہے اور جریان خون کم ہوجاتا ہے- دودھ پلانے والی ماں کی شکل معمول کے مطابق ہوجاتی ہے(۷۶) اس کے علاوہ دودھ پلانے والی ماؤں کا جگر پوری مستعدی سے کام کر رہا ہوتا ہے- اس طرح سے ماں کے جسم کے تمام کیمیاوی مسائل قدرتی طور پر زیر معائنہ رہتے ہیں- مزید یہ کہ چونکہ اس وقت ماں کے خون میں تمام جواہر کو یکجا ہونا پڑتا ہے اس لئے ماں کے خلیے دودھ پلانے کے زمانے میں تمام قسم کی کمی اور قلتوں کو پورا کر دیتے ہیں- اسکے علاوہ دودھ پلانے کے وقت جسم کا پیچوٹری گلینڈ پوری طرح مستعد ہوتا ہے- اس لئے عام ہارمون بھی سارے اعمال صحیح طریقے سے سرانجام دے رہا ہوتا ہے- اس طرح ماں کی نفسیاتی کیفیات بھی بہت اچھی حالت میں ہوتی ہیں- ایسی ماں کے ہارمونی توازن اور ہم آہنگی اور نفسیاتی کیفیات میں سکون کا زمانہ اس کے لئے ایک انمول تحفہ ہے- آپ نے دیکھا ہوگا کہ جسمانی تھکاوٹ کے باوجود بھی دودھ پلانیوالی ماں بدمزاجی کا شکار کبھی نہیں ہوتی- اس کی اصل وجہ دودھ پلانے کے دوران مختلف قسم کے غدودوں (گلینڈز) کی رطوبتوں میں ہم آہنگی اور توازن کا پیدا ہوجانا ہے(۷۷)

اپنا دودھ پلانے والی ماں کا رحم (Uterus) بہت آسانی سے اور خوبی کے ساتھ سکڑتا اور اپنی طبعی حالت کے زیادہ نزدیک پہنچ جاتا ہے اور ماں بھی بہت جلد تندرست ہوجاتی ہے-(۷۸) اس کے علاوہ حمل کے دوران جو چربی ماں کے جسم میں جمع ہوجاتی ہے اور وہ دودھ پلانے سے دودھ میں شامل ہوجاتی ہے- اس طرح مرضعہ بغیر کسی پرہیز اور علاج کے موٹاپے سے محفوظ رہتی ہے-(۷۹)

دودھ پلانے والی ماں کا سرطان سے بچاؤ

اس وقت دنیا بھر میں سرطان (Cancer) سے بہت زیادہ اموات واقع ہورہی ہیں-

سرطان کئی قسم کا ہوتا ہے' جن میں سے چھاتی (Breast) اور بیضہ دانی (Ovary) کا کینسر صرف خواتین میں ہی ہوتا ہے۔ آج سے دو دہائیاں قبل کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں ہر سال ۲۵۰۰۰ خواتین چھاتی کے سرطان (Breast Cancer) سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔ اس طرح ہر پچیسویں عورت اس موذی مرض سے مرتی ہے۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں بھی پانچ فیصد خواتین کو چھاتی کا سرطان ہو جاتا ہے۔ برطانیہ میں سالانہ ۱۰۰۰۰ اور آسٹریلیا میں ۱۰۰۰ خواتین چھاتی کے سرطان کے سبب لقمہ اجل بنتی ہیں۔ (۸۰) مغرب کی خواتین میں چھاتی کے سرطان سے اس قدر زیادہ اموات کا سبب ان کا اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلانے سے گریز ہے۔ کیونکہ جو مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں ان میں چھاتی کے سرطان کا خطرہ کم ہو جاتا ہے جبکہ بیضہ دانی کے سرطان سے بھی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ (۸۱) اس حقیقت کا اعتراف انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

Breast that have never given milk are more prone to develop cancer.(82)

ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے اپنا دودھ پلانے والی خواتین کے چھاتی کے سرطان میں شاذ و نادر ہی مبتلا ہونے کے متعلق لکھا ہے:

Health statistics gathered the world over have shown that cancer of the breast occurs seldom in mothers who suckle their Infants for 1-2 years. Mohters who do not suckle, on the contrary, run the greatest risk of contracting this disease. If only for this reason, 1-2 years of suckling by mothers ranks among the requisites of cancer prevention.(83)

(پوری دنیا کے حاصل کردہ اعداد و شمار سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ان ماؤں میں جنہوں نے ایک سے دو سال تک بچے کو اپنا دودھ پلایا ہو' سینے کا کینسر شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ مگر جن ماؤں نے بچوں کو اپنا دودھ نہ دیا ہو' ان کو اس بیماری کے لگنے کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ صرف اسی وجہ سے ہی ایک سے دو سال تک ماں کا دودھ پلانا خود اس کیلئے کینسر سے بچاؤ کا ایک مؤثر ذریعہ ہو سکتا ہے)

شیر خوارگی بطور مانع حمل

جب بچہ ماں کا دودھ پیتا ہے تو اس سے ماں کے جسم پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اپنا دودھ پلانے والی خواتین کے ہاں آئندہ ہونے والے بچوں کی ولادت

میں وقفہ بڑھ جاتا ہے۔حمل کو روکنے کیلئے اپنا دودھ پلانا نہایت اہم طریقہ ہے' بشرطیکہ دودھ بار بار پلایا جائے۔ چھ ماہ کی عمر تک جب ماں اپنا دودھ پلاتی ہے' حمل نہیں ٹھہرتا۔ جب بچہ چھ ماہ کی عمر کے بعد دیگر غذائیں کھانا شروع کرتا ہے تو ماں کیلئے مزید ولادت کا امکان بڑھ جاتا ہے۔(۸۴) دودھ پلانے والی ماں کے رحم (Womb) اور بیضہ دانیوں (Ovaries) کو آرام وسکون کیلئے وقفہ مل جاتا ہے۔ اگرچہ یہ وقفہ دودھ پلانے کے وقت کے برابر نہیں ہوتا لیکن پھر بھی ماں کے جنسی اعضاء کو کم ازکم دو سے چھ ماہ کا جو آرام میسر آتا ہے وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔اس کے دوران رحم اور بیضہ دانیوں کی عام تکلیف کا ازالہ ہو جاتا ہے۔(۸۵)

ڈاکٹر منور احمد انیس رضاعت (Lactation) کو قدرتی مانع حمل (Natural Contraceptive) قرار دیتے ہیں (۸۶) انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

In Homno sapiens, breast feeding provides the basis for nature's own method of birth control.(87)

انسان میں چھاتی سے دودھ پلانا فطرتی برتھ کنٹرول کے طریقے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

آر۔وی۔شارٹ (R.V.Short) ماں کے دودھ پلانے کو سب سے کامیاب مانع حمل تدبیر قرار دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

Throughout the world as a whole, more births are prevented by lacation than all other forms of contraception put together .(88)

دنیا بھر میں مجموعی طور پر مانع حمل تمام طریقوں کے استعمال سے کہیں زیادہ (بچوں کی) پیدائش کو رضاعت سے روکا جاتا ہے۔

حسام۔ای' فاضل نے "Breast.Feeding Contraception" کے عنوان سے ایک تحقیقی پیپر لکھا ہے جس میں ماں کے دودھ پلانے کے متعدد فائدے گنوائے ہیں۔انہوں نے اسے بچوں میں وقفہ بڑھانے کیلئے انتہائی سودمند قرار دیا ہے۔(۸۹) ڈاکٹر منور احمد انیس نے رضاعت کے دوران عورت کے جسم میں ہونے والی ہارمون کی تبدیلیوں کی وضاحت کی ہے۔ان کے مطابق حاملہ خواتین میں عام عورتوں کی نسبت ایک ہارمون (Prolactin) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔بچہ کی ولادت کے بعد اس کی مقدار دودھ نہ پلانے والی ماؤں میں دو سے تین ہفتوں کے دوران نارمل ہو جاتی

ہے جس کے باعث ان میں چار سے پانچ ہفتوں میں انڈے بننے کا عمل (Ovulation) شروع ہو جاتا ہے جس سے عورت کو دوبارہ حمل کا امکان ہوتا ہے۔اس کے برعکس وہ خواتین جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہیں ان میں رضاعت کے عرصہ کے دوران (Prolactin) کی زیادہ مقدار قائم رہتی ہے۔مزید برآں بچے کے دودھ پینے کے عمل میں بھی پرولیکٹن کا اخراج ہوتا رہتا ہے جو دوسرے ہارمون کے فراز میں مداخلت کرتا ہے۔دودھ پلانے کے دوران ایک ہامون (LHRH) کا اخراج نہیں ہوتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایل ایچ (Luteniziing Hormone) بیضہ دانی میں انڈے بننے کے عمل کو تحریک نہیں دے سکتا۔لیکن جونہی بچہ دودھ پینا کم کر دیتا ہے تو پرولیکٹن کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور ایل ایچ کی مقدار زیادہ ہوتی جاتی ہے جس سے انڈے بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔اس طرح بچے کو دودھ پلانے سے ماں میں جب تک (Ovulation) شروع نہیں ہوتی' نئے حمل کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔اس سے واضح ہوا کہ اپنے بچے کو دودھ پلا کر ماں اپنے بچوں کی پیدائش میں مناسب وقفے کا اہتمام کر سکتی ہے۔(۹۰)

غیلہ

الغیلۃ کے معنی ہیں دھوکا' غفلت سے مار ڈالنا' حمل کے وقت دودھ پلانا(۹۱) ڈاکٹر عبدالرحیم عمران کے مطابق عربی زبان میں غیل یا غیلہ سے مراد حاملہ ماں کا بچے کو دودھ پلانا ہے۔ ایسے ہی دودھ پلانے والی بیوی کے ساتھ تعلقات کیلئے بھی یہ لفظ بولتے ہیں۔(۹۲) امام مالکؒ کے مطابق الغیلہ یہ ہے کہ دودھ پلاتے وقت مرد اپنی اہلیہ سے مباشرت کرے۔ایک بچہ الغیل حاصل کرتا ہے اگر دودھ پلانے کے دوران اس کی ماں وظیفہ زوجیت ادا کرے۔جب ایک عورت دودھ پلاتی ہو اور وہ حاملہ ہو جائے تو اس کا دودھ بھی الغیل حاصل کر لیتا ہے۔(۹۳) غیلہ کا ذکر ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے:

''حضرت جذامہ بنت وہب الاسدیہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو شیر خوار بچہ کی موجودگی میں بیوی سے مباشرت سے روک دوں لیکن جب معلوم ہوا کہ اہل فارس اور اہل روم کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا تو میں نے یہ خیال ترک کر دیا''

اس کے بعد اس روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے ''عزل'' کی بابت پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ چھوٹی طفل کشی ہے''(۹۴)

علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں: چونکہ جذامہ کی روایت کردہ حدیث دوسری کثیر احادیث کے

معارض ہے-اس لئے بعض ائمہ حدیث نے اسے ضعیف قرار دیا ہے-(۹۵) امام ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں کہتے ہیں کہ کچھ محدثین جذامہ کی روایت کردہ حدیث کو اس حقیقت کے پیش نظر ضعیف قرار دیتے ہیں کہ یہ اس مسئلہ پر موجود ساری دوسری حدیثوں کی مخالفت کرتی ہے-(۹۶) پروفیسر رفیع اللہ شہاب نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے-(۹۷)

صیام رمضان اور رضاعت

اللہ تعالی نے رمضان المبارک میں مسلمانوں پر روزے فرض کیے ہیں لیکن اگر کوئی علیل ہو یا سفر میں ہو تو بیمار تندرست ہو کر اور مسافر سفر سے گھر لوٹ کر روزے رکھے- ہر معاشرے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو انتہائی ضعیف العمر ہوتے ہیں یا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہوتے ہیں جس سے ٹھیک ہونے کا کوئی امکان نہیں ہوتا یا روزہ رکھنے سے ان کی بیماری میں شدت آ جاتی ہے- اللہ تعالی نے ایسے مسلمانوں کیلئے ارشاد فرمایا:

''وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ''(۹۸)

(اور جنہیں اس (روزہ رکھنے) کی طاقت نہ ہو وہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دیں)

علامہ عبداللہ یوسف علی کے مطابق ان میں بہت بوڑھے لوگ یا خاص حالات میں مبتلا لوگ شامل ہیں- انہوں نے اس میں حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کو شامل کرنے کے متعلق فقہ شافعی کی رائے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

The Shafi'is would include a woman expecting a child , or on who is nursing a baby, but on this point opinion is not unanimous, some holding that they ought to put in the fasts later, when they can.(99)

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت ''وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ'' باقی ہے' حاملہ اور دودھ پلانے والی کے حق میں' جن سے روزہ نہ رکھا جائے یا روزہ رکھنا ضرر کرے-(۱۰۰) امام ابوداؤدؒ نے کہا ہے کہ جب مرضعہ اور حاملہ کو اپنے بچہ کے نقصان کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھ کر کھانا کھا سکتی ہے-(۱۰۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' اللہ تعالی جل شانہ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے- اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے''(۱۰۲)

علامہ محمود مہدی استانبولی نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح بتایا ہے۔(۱۰۳) امام ابن ماجہ قزوینیؒ نے بھی اس مفہوم پر مبنی یہ روایت حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کی ہے:

''قال رخص رسول ﷺ للحبلی التی تخاف علی نفسها ان تفطر وللمرضع التی تخاف علی ولدها''(۱۰۴)

(رسول اللہ ﷺ نے حاملہ عورت کو روزہ رکھنے کی رخصت دی ہے جس کو اپنی جان کا ڈر ہو۔ اسی طرح دودھ پلانے والی کو جس کو ڈر ہو اپنے بچے کا)

امام مالکؒ نے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال ہوا کہ حاملہ عورت اگر اپنے حمل کا خوف کرے اور روزہ نہ رکھ سکے تو انہوں نے کہا روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو ایک مد گیہوں دے۔(۱۰۵)

حضرت ابن ابن عباسؓ اپنی ام ولد باندی (جس کو اپنے آقا سے اولاد ہوئی ہو) سے کہتے تھے۔ تیرا شماران لوگوں میں ہوگا جو روزہ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے تجھے فدیہ دینا ہوگا اور قضا نہیں آئے گی۔(۱۰۶) حضرت ابن عمرؓ کے نزدیک عورت حاملہ اور مرضعہ پر جب وہ فدیہ دے چکے روزے کی قضا نہیں ہے۔(۱۰۷)

علامہ ابوبکر علاء الدین الکاسانیؒ (م ۵۸۷ھ) نے بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں لکھا ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر یہ خوف ہو کہ اس حالت میں روزہ رکھنے سے بچے کو ضرر پہنچے گا تو انہیں روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے (حنفیوں کے) نزدیک حاملہ اور مرضعہ پر صرف قضا لازم ہے فدیہ نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک فدیہ اور قضا دونوں لازم ہیں اور فدیہ یہ ہے کہ ہر دن کے عرض ایک مد گندم دے۔(۱۰۸)

اس مسئلہ میں صحابہ اور تابعین میں بھی اختلاف رہا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت علیؓ اور تابعین میں سے حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حاملہ اور مرضعہ صرف قضا کرے گی اور فدیہ نہیں دے گی۔ حنفیوں نے اس کو اختیار کیا ہے اور ابن عمرؓ صحابی اور مجاہدؒ تابعی سے مروی ہے کہ یہ دونوں قضا کریں اور فدیہ بھی دیں۔ امام شافعیؒ نے اسے اپنایا ہے(۱۰۹) مولانا وحید الزماں نے سنن ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ اگر مسکین کو کھانا کھلا دیں تو پھر روزوں کی قضا ان پر واجب نہ ہوگی۔(۱۱۰)

مصادر و حواشی

۱۔ اصفہانی، امام راغب، مفردات القرآن مترجم مولوی محمد عبدہ فیروز پوری (لاہور: ۲۳۸ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن (س-ن) جلد اول، ص ۸۷

۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (لاہور- دانش گاہ پنجاب، ۱۹۷۳ء) جلد ۱۰، ص ۳۰۱

۳۔ نسفی، عبداللہ بن احمد بن محمود، کنز الدقائق، اردو ترجمہ احسن المسائل (کراچی: سعید اینڈ کمپنی، جولائی ۱۹۸۱ء) ص ۱۱۸

۴۔ البقرۃ ۲: ۲۳۳

۵۔ لقمٰن ۳۱: ۱۴

۶۔ الاحقاف ۴۶: ۱۵

۷۔ الطلاق، ۶۵: ۶

۸۔ النسآء ۴: ۲۳

۹۔ ابن کثیر، علامہ حافظ عماد الدین، تفسیر ابن کثیر اردو (لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۱۹۸۴ء) جلد اول، ص ۳۳۰

۱۰۔ ابن حجر عسقلانی، حافظ شہاب الدین احمد- بلوغ المرام، مترجم: مولانا عبدالتواب محدث ملتانی (ملتان: فاروقی کتب خانہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ۱۹۷۹ء) ص ۳۶۳، کتاب الرضاع

۱۱۔ فتاوی عالمگیریہ، اردو ترجمہ: فتاوی ہندیہ از سید امیر علی (لاہور: حامد اینڈ کمپنی) حصہ دوم، ص ۲۶۶، ۲۶۷

۱۲۔ نسفی، کنز الدقائق، اردو ترجمہ: احسن المسائل، ص ۱۱۹

۱۳۔ سنن ابوداؤد، اردو ترجمہ علامہ وحید الزمان (لاہور: اسلامی اکادمی، اردو بازار، ۱۹۸۳ء) جلد دوم، ص ۱۲۷ (فائدہ)

۱۴۔ امجد علی، مولانا، بہار شریعت (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز) حصہ ہفتم، ص ۲۰

۱۵۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن (کراچی: ادارۃ المعارف، اپریل ۱۹۸۳ء) جلد ہفتم، ص ۸۵

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ، مترجم: مولانا عبدالرحیم (لاہور: قومی کتب خانہ، دسمبر ۱۹۸۳ء) حصہ دوم، ص ۵۹۴

۱۸۔ گھریلو انسائیکلو پیڈیا (لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبع دوم، اکتوبر ۱۹۸۸ء) ص ۱۰۰، ۱۰۱

۱۹۔ تفسیر ابن کثیر اردو (لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۱۹۸۶ء) جلد پنجم، ص ۱۰۱

۲۰۔ نور باقی، ڈاکٹر ہلوک لاہور: قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، مترجم: سید محمد فیروز شاہ (کراچی: انڈس پبلشنگ کارپوریشن، ۱۹۹۰؟) ص ۳۵۶

۲۱۔ تفسیر ابن کثیر اردو۔ حصہ اول، ص ۳۳۱

۲۲۔ ثریا بتول علوی، اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ (لاہور: حرا پبلیکیشنز، اردو بازار، جنوری ۱۹۹۰ء) ص ۹۸

۲۳۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن (۱۹۸۱ء) جلد اول، ص ۵۸

۲۴۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، ص ۵۹۴

۲۵۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد، ص ۲۶۷

۲۶۔ سنن ابوداؤد، باب ۱۲۳ (احق بالولد) رقم الحدیث ۵۰۶

۲۷۔ طبرانی، بروایت حضرت انسؓ بحوالہ اشرف علی تھانوی، مولانا، بہشتی زیور (لاہور، کراچی، تاج کمپنی)

۲۸۔ الکاسانی، علامہ ابوبکر علاؤالدین، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، اردو ترجمہ: حافظ محمد سعد اللہ (لاہور: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، جولائی ۱۹۹۳ء) جلد چہارم، ص ۱۱۰

۲۹۔ Anees, Munawar Ahmad, Islam and Biological future(London: MansellPublishing Limited,1989)pp125-126

۳۰۔ اسرار احمد، ڈاکٹر، اسلام میں عورت کا مقام (لاہور: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، بار چہارم، جنوری ۱۹۸۹ء) ص ۱۱۳

۳۱۔ جامع ترمذی، ابواب الرضاع، باب مایذھب مذمۃ الرضاع، پہلی حدیث، مترجم: مولانا بدیع الزمان (لاہور: نعمانی کتب خانہ، ۱۹۸۸ء) جلد اول، ص ۴۱۳

۳۲۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۱۰، ص ۳۲

۳۳۔ محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، اردو ترجمہ: عبداللہ العمادی (کراچی: نفیس اکیڈمی، دوسرا ایڈیشن) جلد اول (اخبار النبی ﷺ) ص ۱۶۴-۱۶۵/ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، سیرت المصطفیٰ ﷺ، جلد اول، ص ۱۲۵

۳۴۔ طبقات ابن سعد ۱: ۱۷۴

۳۵۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن ۱: ۵۸۲

۳۶۔ صحیح بخاری شریف، کتاب النکاح، باب ۵۷، حدیث ۱۰۰

۳۷۔ مسند امام اعظم، کتاب الرضاع، باب ۱۳۲، حدیث ح/۲۸۳، مترجم: دوست محمد شاکر (لاہور: حامد اینڈ کمپنی) ص ۲۲۸۔

۳۸۔ سنن ابوداؤد‘ باب ۸۴‘ حدیث ۲۸۷/ الموطا الامام مالک‘ کتاب الرضاع‘ باب ا‘ حدیث ۱۵

۳۹۔ تفسیر ابن کثیر اردو‘ جلد ا ص ۳۳۰

۴۰۔ ابن حجر عسقلانی‘ بلوغ المرام‘ ص ۳۶۳

۴۱۔ الموطا الامام مالک‘ کتاب الرضاع‘ باب ا (رضاعۃ الصغیر) حدیث ۵.

۴۲۔ ایضاً‘ حدیث:۶

۴۳۔ کنزالعمال‘ رقم الحدیث نمبر ۱۵۶۹۶/ ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی‘ فقہ حضرت علیؓ مترجم: مولانا عبدالقیوم (لاہور: ادارہ معارف اسلامیہ‘ منصورہ‘ اکتوبر ۱۹۹۲ء) ص ۳۵۰

۴۴۔ بیہقی‘ جلد ہفتم‘ ص ۴۶۱/ ابن ابی شیبہ‘ جلد اول‘ ص ۲۲۲/ فقہ حضرت علیؓ ص ۳۵۰

۴۵۔ مسند امام اعظم‘ ص ۲۲۸

۴۶۔ الحجر ۹:۱۵

۴۷۔ نسفی‘ کنز الدقائق‘ اردو ترجمہ: احسن المسائل‘ ص ۱۱۸

۴۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ‘ جلد دوم‘ ص ۲۲۲/ سنن بیہقی‘ جلد ہفتم‘ ص ۴۵۷/ فقہ حضرت علیؓ ص ۳۵۱

۴۹۔ الموطا الامام مالک‘ کتاب الرضاع‘ باب ا (رضاعۃ الصغیر) حدیث ۱۰

۵۰۔ مسند امام اعظم‘ ص ۲۲۸

۵۱- Al-Bar, Muhammad Ali,Breast feeding and Islamic Teaching,The Journal of IMA, 25(2)80-83(1993)

۵۲۔ اسلم‘ ڈاکٹر سید‘ صحت سب کیلئے (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان پاکستان‘ جنوری ۱۹۹۹ء) ص ۴۲۲

۵۳۔ ہمدرد صحت (ماہنامہ) کراچی‘ جلد ۶۹‘ شمارہ ۱۰ (جنوری ۲۰۰۱ء) ص ۴۹

۵۴۔ اسلم‘ ڈاکٹر سید‘ صحت سب کیلئے‘ ص ۴۲۱

۵۵۔ گھریلو انسائیکلو پیڈیا (لاہور: اردو سائنس بورڈ‘ طبع دوم‘ اکتوبر ۱۹۸۸ء) ص ۹۷

۵۶۔ اسلم‘ ڈاکٹر سید‘ صحت سب کیلئے‘ ص ۴۲۱-۴۲۲

۵۷۔ علی البار‘ محمد علی‘ حوالہ مذکور

۵۸۔ ہلوک نور باقی‘ ڈاکٹر-قرآنی آیات اور سائنسی حقائق‘ اردو ترجمہ: سید محمد فیروز شاہ‘ ص ۳۵

۵۹۔ محمد طارق محمود چغتائی‘ حکیم‘ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس (ادارہ اسلامیات‘ جنوری ۱۹۹۹ء) ص ۹۷

۶۰۔ گھریلو انسائیکلو پیڈیا‘ ص ۹۷

۶۱۔ مہ جبین، شیخ، ڈاکٹر- حاملہ (نیشنل بک فاؤنڈیشن، طبع اول ۱۹۹۳ء) ص ۱۶۸

۶۲۔ Newton N."Battle between breast and bottle.Psychology Today, July 1972, pp.68-89

۶۳۔ گھریلو انسائیکلو پیڈیا، ص ۴۲۲

۶۴۔ اسلم، ڈاکٹر سید، صحت سب کیلئے، ص ۴۲۲

۶۵۔ مہ جبین، شیخ، ڈاکٹر- حاملہ، ص ۱۶۳

۶۶۔ Haluk Nurbaki, Dr.Verses from the Holy Qur'an and the facts of Scicene,Translated by Metin Beynam(Karachi:Indus Publishing Coropation,1992)pp.384-85

۶۷۔ محمد طارق محمود چغتائی، حکیم، سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ص ۳۸۳

۶۸۔ اسلم، ڈاکٹر سید، صحت سب کیلئے، ص ۴۲۲

۶۹۔ ایضاً، ص ۴۲۲-۴۲۳

۷۰۔ محمد طارق محمود چغتائی، حکیم، سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص ۳۷۶

۷۱۔ ہلوک نور باقی، کتاب مذکور، ص ۳۸۵

۷۲۔ مہ جبین، شیخ، ڈاکٹر- حاملہ، ص ۱۶۴

۷۳۔ روحانی ڈائجسٹ (ماہنامہ) کراچی، جلد ۲۲، شمارہ ۶ (مارچ ۲۰۰۰ء/۱۴۲۰ھ) ص ۱۳۳/سپر برین آف اسلام، ترجمہ سید کفایت حسین پیسر انشہری (اسلام آباد ۲۰۰۰ء) ص ۲۹۲-۲۹۵

۷۴۔ Shahid Athar,(ed) Islamic Medicine(Karachi: Islamic Publilishing House, 1989)P.114

۷۵۔ محمد طارق محمود چغتائی، حکیم، سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص ۳۸۱

۷۶۔ اسلم، ڈاکٹر سید، صحت سب کیلئے، ص ۴۲۲

۷۷۔ ہلوک نور باقی، کتاب مذکور، ص ۳۵۷-۳۵۸

۷۸۔ گھریلو انسائیکلو پیڈیا، ص ۹۸

۷۹۔ مہ جبین، شیخ، ڈاکٹر- حاملہ، ص ۱۶۸

۸۰۔ John F Knight,Family medical care(warburton, Victoria:Signs punblishing Co.1982) vol.3 p.57

۸۱۔ اسلم، ڈاکٹر سید، صحت سب کیلئے، ص ۴۲۲

۸۲۔ The New Encyclopaedia Britanica(The University of Chicago,1986) vol.2(Micropaedia)p.492

۸۳۔ Haluk Nurbaki, Op.cit,P 385

۸۴۔ سلم، ڈاکٹر سید، صحت سب کیلئے، ص ۴۲۲

۸۵۔ Haluk Nurbaki, Op.cit,p 386

۸۶۔ Anees, Munawar Ahmad, Op.cit, p122

۸۷۔ The New Encylopaedia Britannica(Micro Paedia) Vol.15 P.113

۸۸۔ R.V. Short ," The Function of Human Reproduction, Procedings of the Royal society of London, Series B,195 ,17(1976)

۸۹۔ Hassam E.Fadel "Breast Feeding and contraception", The Joûrnal of IMA25(2)51-53(1993)

۹۰۔ Anees, Munawar Ahmad, Op.cit, p.122-123

۹۱۔ المنجد، عربی اردو (کراچی: دارالاشاعت، جولائی ۱۹۷۵ء) ص ۲۴۷

۹۲۔ عبدالرحیم عمران، پروفیسر ڈاکٹر، اسلامی میراث میں خاندانی منصوبہ بندی، مترجم: ڈاکٹر رشید احمد جالندھری (اسلام آباد: اقوام متحدہ فنڈ برائے آبادی، ۱۹۹۴ء) ص ۲۲۹

۹۳۔ Anees, Munawar Ahmad, Islam and Biological future p.128

۹۴۔ الموطا الامام، مالک، کتاب الرضاع، باب ۳، حدیث ۱۶ / صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ۱۶۴، جواز الغیلہ ......رقم الحدیث ۳۴۶۱

۹۵۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (مصر: ۱۹۱۶ء) جلد ششم، ص ۲۱۰

۹۶۔ ابوالحسن محسن ابراہیم۔ جدید حیاتیاتی علوم اور اسلام، اردو ترجمہ: اسرار احمد خان (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۹۱ء) ص ۴۹-۵۰

۹۷۔ رفیع اللہ شہاب، پروفیسر، بہبود آبادی کا اسلامی تصور (لاہور: دوست ایسوائیٹس ۱۹۹۶ء) ص ۳۲-۳۶

۹۸۔ البقرہ ۲: ۱۸۴

۹۹۔ Abdullah Yusuf Ali, The Holy Qur'an - Translation and Commentary (Beirut: Dar al Qur'an Karim, 14BA.H.)P.72

۱۰۰۔ سنن ابوداؤد' باب ۱۸۱' رقم الحدیث ۵۴۷

۱۰۱۔ سنن ابوداؤد' مترجم' وحید الزماں (لاہور: اسلامی اکادمی' ۱۹۸۳ء) جلد دوم' ص ۲۲۶

۱۰۲۔ نسائی' احمد بن شعیب' سنن نسائی' کتاب الصیام' باب وضع الصیام عن الحبلی والمرضع/سنن ابن ماجہ' کتاب الصیام' رقم الحدیث ۱۵۷۹

۱۰۳۔ استانبولی' محمود مہدی' تحفۃ العروس' اردو ترجمہ (کراچی: دارالاشاعت' (س-ن) ص ۴۸۷

۱۰۴۔ ابن ماجہ' ابوعبداللہ محمد بن یزید' سنن ابن ماجہ' کتاب الصیام' ماجاء فی الافطار للحامل والمرضع' رقم الحدیث ۱۵۸۰

۱۰۵۔ موطا امام مالک' باب فدیہ من افطر فی رمضان' مترجم: وحید الزمان (لاہور: اسلامی اکادمی' ۱۳۹۸ھ) ص ۲۲۳

۱۰۶۔ استانبولی' تحفۃ العروس' ص ۴۸۶

۱۰۷۔ وحید الزمان' علامہ' فوائد کشف المغطا' ترجمہ وشرح موطا امام مالک-

۱۰۸۔ الکاسانی' بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع' مترجم: مولانا ظفر اللہ شفیق (لاہور: مرکز تحقیق' دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری' ۱۹۹۳ء) جلد دوم' ص ۲۹۵

۱۰۹۔ حوالہ بالا' ص ۲۹۵-۲۹۶

۱۱۰۔ سنن ابن ماجہ' مترجم: علامہ وحید الزمان (لاہور: اہلحدیث اکیڈمی) جلد اول' ص ۶۸۴